سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

ماہ محرم کی اہمیت وفضیلت اور شہادت حسینؓ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ (سورة التوبة ٣٦)

’’مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم میں جس دن اس نے پیدا کیے تھے آسمان اور زمین ان چار مہینے میں ادب کے یہی ہے سیدھا دین سو اُن میں ظلم مت کرو اپنے اوپر۔‘‘

وقال النبی ﷺ افضل الصیام بعد رمضان شهر الله المحرم (مسلم)

’’رمضان المبارک کے بعد محرم الحرام کا روزہ رکھنا زیادہ افضل (بہتر) ہے۔‘‘

مغفرت کے بہانے:

معزز حضرات گزشتہ چند خطبات میں قربانی کی اہمیت وفضیلت اور قربانی کے مقام ومرتبہ اور احکام حسب توفیق بیان کر دیئے تھے جس کے بعد اللہ کے فضل وکرم اور احسان سے وہ عظیم الشان عبادت ہم سب نے بڑے احسن طریقے سے اس امید کے ساتھ ادا کی کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں قربانی کا خون زمین پر پہنچنے سے پہلے انشاء اللہ قبول ہو گیا ہو گا اللہ تعالیٰ مومن کو کسی بہانے جنت کا حقدار ٹھہرا کر جنت میں داخل کرنا چاہتا ہے اللہ کی ذات رحیم ورحمان ہے وہ مغفرت را بہانہ مے طلبد، مغفرة را بہا، نہ مے طلبد مومن تو جنت میں داخلہ کا طلب گار ہے ورنہ ایک متقی اور پرہیزگار مسلمان جنت کی قیمت ادا کرنے کی سکت اور قوت نہیں رکھ سکتا۔

برکات تقویٰ:

اللہ کے ہاں مومن سے مطلوب تقوی ہے انسان جب صفت تقوی سے مالا مال ہو جاتا ہے تو اس کے لئے دنیا وآخرت کے دروازے خود بخود کھلنا شروع ہو جاتے ہیں ارشاد باری ہے ’’ ومن یتق اللہ یجعل

لہٗ مخرجا ‘‘ اللہ تعالیٰ مشکلات میں اس کے ممدومعاون بن جاتے ہیں پھر آگے ارشاد ہے ” ویر زقهٗ من حیث لا یحتسب“ مالک الملک اسکو ایسے انداز سے رزق دیتے ہیں کہ بندہ کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا مزید فرمان الٰہی ہے ” ومن یتق اللہ یکفر عنه سیاته “ اور جو تقوی اختیار کرتا ہے اللہ اس کے گناہوں کا کفارہ کردیتے ہیں پھر آخر میں جو اجر عظیم ملتا ہے رب ذوالجلال نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا ” و یعظم لهٗ اجراً “ اللہ اسکے اجروثواب کو بہت بڑھا دیتا ہے آپ غور کریں تو اندازہ ہوگا کہ مالک کن فیکون نے ان آیات میں تقوی اختیار کرنے والے کیلئے چار وعدے فرمائے بہرحال عیدالاضحیٰ کے موقع پر بھی جیسے میں نے عرض کیا تھا وہ قربانی اللہ کو مقبول ہے کہ قربانی کرنے والا تقویٰ کے زیور سے آراستہ ہو اور یہی تقویٰ جو امن عالم کا ضامن اور تمام عبادات کی روح ہے۔

بابرکت ایام:

بہرحال اب دائیگی حج اور قربانی کے بعد نیا اسلامی سال شروع ہونے والا ہے نئے سال کی ابتداء میں بھی اللہ تعالیٰ نے ابتدائی دس دن بڑے مبارک اور عظمت والے بنائے جس طرح ذی الحجہ کے پہلے دس دن بے حد اہمیت کے حامل ہیں۔

یوم عاشوراء کی فضیلت:

تو اسی طرح محرم کے پہلے دس اور خصوصاً دسواں دن جسکو عاشوراء کے نام سے جانا اور پہنچانا جاتا ہے بڑا اہمیت کا حامل دن ہے یہ وہ مبارک دن ہے جس میں اللہ نے زمین، آسمان و پہاڑ، لوح وقلم اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اسی مہینے میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور پھر اس کی توبہ بھی اسی مبارک ماہ میں قبول فرمائی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر اللہ تعالیٰ نے طوفان اور پانی کا عذاب برپا کیا فرعون بمع لاؤلشکر اس میں غرق ہوا اور حضرت نوح علیہ السلام کو اسی عاشوراء میں طوفان کے عذاب سے محفوظ رکھا سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش اس مہینہ ہو کر پھر نمرود نے جو آتش حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو جلانے کے لئے تیار کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسی آگ میں ڈال کر وہ پہاڑ نما آگ اس کے لئے اذیت کا ذریعہ بننے کی بجائے ابراہیمؑ کے لئے گل گلزار محرم کے مہینے میں ہوئی اللہ نے ابراہیم خلیل اللہ کو ذرہ برابر تکلیف پہنچنے سے بھی محفوظ رکھا۔

یہ وہ باسعادت اور مبارک ایام ہیں کہ ان ایام میں حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے باہر

آئے اور حضرت ایوب علیہ السلام جو خطرناک بیماری میں مبتلا تھے محرم میں ہی اس اذیت ناک بیماری سے شفا یاب ہوئے اور بھی کئی اہم انقلابی اموران دنوں میں رونما ہوئے۔

شہادت حسین:

ایک اہم واقعہ جو ہر عام وخاص کے علم میں ہے کہ جگر گوشۂ ختم الرسل ﷺ حضرت امام حسینؓ عالی مقام حق و صداقت کا علم بلند کرتے ہوئے باطل قوتوں کے ہاتھوں شہادت کی نعمت عظمیٰ پر فائز ہوئے جسکا ذکر انشاء اللہ آگے کروں گا جیسے کہ آپ کو معلوم ہے یہ دنیا تو ایک امتحان گاہ اور دارالعمل ہے اسکو فنا ہونا ہی ہے اس فنا ہونے کے واقعہ کو اسلام کی اصطلاح میں قیامت کہا جاتا ہے بعض روایات میں قیامت بھی اسی دن برپا ہوگی اتنے عجائب اور غرائب کا ان دنوں میں واقع ہونا ہی ان ایام کی عظمت اور فضیلت کی واضح دلائل ہیں۔

دس محرم کا روزہ:

معزز سامعین ! کائنات میں اللہ تعالیٰ نے بڑی بڑی نعمتوں کا ظہور اسی عاشوراء کے دن فرمایا اسلام سے پہلے لوگ عاشورہ یعنی دسویں محرم کے دن روزہ رکھتے تھے اسلام کے ابتدائی دنوں میں دس محرم کا روزہ فرض تھا مگر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورہ کے دن کے روزہ کی فرضیت ختم ہوئی سید الرسل ﷺ ہجرت کر کے جب مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں وجہ پوچھی کہ تم یہ روزہ کیوں رکھتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ یہ وہ دن ہے جسمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اسکی قوم کو فرعون کے قہر اور ظلم و جبر سے نجات دی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا تھا یہ روزہ فرعون کے ظلم سے بچنے کیلئے بطور شکر یہ تھا اسی وجہ سے ہم بھی روزہ رکھتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ ہم آپ لوگوں سے زیادہ موافقت رکھنے کے حقدار ہیں آنحضرت ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کرام رضوان اللہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا۔

افضل الصیام بعد رمضان شهر الله المحرم

''رمضان المبارک کے بعد محرم الحرام کا روزہ رکھنا زیادہ افضل ہے (مسلم)۔

یہود کی شباہت سے ممانعت:

اور فرمایا کہ عاشورا کے دن کا روزہ رکھنے سے ایک سال کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرماتا ہے حضور

اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا اگر زندگی رہی تو اگلے سال دسویں محرم کے ساتھ نویں محرم کا روزہ بھی رکھوں گا تا کہ یہود سے صرف ایک دن روزہ رکھنے میں مشابہت نہ ہو حضور اکرم ﷺ نے باقاعدہ عاشورا کے روزے کا اہتمام فرمایا چنانچہ روایت ہے عن عائشہؓ کانت قریش تصوم عاشورا فی الجاهلیة وکان رسول الله ﷺ یصومهٗ فلما هاجرا الی المدینة صام وامر بصیامه فلما فرض شهر رمضان قال من شاء صام ومن شاء ترکهٗ مسلم ج ۱ صفحہ ۳۵۷

''حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ قریش جاہلیت میں عاشورا کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی روزہ رکھا جب مدینہ کو ہجرت فرمائی تو وہاں بھی روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی فرمایا جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو پھر فرمایا کہ جو چاہے عاشورا کا روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔''

لیکن خود رحمۃ للعالمین ﷺ نے یوم عاشور کا روزہ رکھا وفات سے پہلے جو عاشورا کا دن آیا تو آپ ﷺ نے یہ روزہ رکھا اور ساتھ یہ ارشاد بھی فرمایا کہ اس دن چونکہ یہودی بھی روزہ رکھتے ہیں تو آئندہ سال اگر زندہ رہا تو یہود کے مشابہت سے بچنے کیلئے صرف دسویں محرم کا روزہ نہیں رکھوں گا

بلکہ نویں یا گیارویں محرم کا دن بھی ساتھ ملاؤنگا کہ مشابہت ختم ہو جائے لیکن اگلے سال حضور اکرم ﷺ عاشورا سے پہلے وصال فرما گئے مگر صحابہ کرامؓ نے اس بات کا خاص اہتمام کیا کہ نویں یا گیارہویں محرم کا روزہ ملا کر رکھا۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں یہود:

معزز ساتھیو! یہاں یہ بات قابل غور اور توجہ کرنے کے قابل ہے کہ روزہ رکھنا عبادت اور رب العالمین کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے مگر آنحضرت ﷺ نے غیر مسلموں کے ساتھ عبادت میں بھی مشابہت پسند نہ فرمائی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جو دین عطا فرمایا ہے وہ تمام ادیان سے ممتاز اور اعلیٰ دین ہے اور تمام مذاہب پر فوقیت رکھتا ہے اسی بناء پر دین اسلام کا تقاضا اور مطالبہ یہی ہے کہ اسکی ہر عبادت و طاعت، طریقہ وسلیقہ، بود باش بھی دوسرے مذاہب سے ممتاز ہو چنانچہ احادیث مبارکہ میں جگہ جگہ نبی کریم ﷺ نے کافروں اور مشرکوں سے اپنا ہر طریقہ جدا کرنے کا حکم فرمایا جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

خالفو ا الیهود و النصاری اور بخاری شریف میں روایت ہے خالفو ا لمشرکین یعنی مشرکین سے اپنا ظاہر اور باطن الگ رکھو حتی کہ جیسے آپ نے سنا حضور ﷺ کو یہود کے ساتھ عبادت میں بھی مشابہت

پسند نہیں تو پھر دوسرے کاموں میں کہاں پسند ہو گی اگر آج کے مسلمان اپنے گریبانوں میں جھانکیں اور اپنے معاشرے اور ماحول کا مشاہدہ کریں تو ہمارا لباس یہود جیسا ہماری شکل وصورت یہود ونصاری جیسی معاشرت کے طور طریقے رسم ورواج کفار جیسے خصوصاً ہمارے شادی بیاہ کے طریقے تو تقریباً ۹۰ فیصد ہندوؤں کے رسم ورواج کا چربہ ہیں اور پھر سب سے اذیت ناک عمل یہ کہ کفاروں کی طرح شکل وصورت بودوباش اور لباس وغیرہ کو اپنے لئے طرۂ امتیاز وفخر سمجھتے ہیں حالانکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے واضح الفاظ میں فرمایا ”من تشبہ بقوم فھو منھم“ (ابو داؤد) یعنی جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ اس قوم کے اندر داخل ہے بہرحال اس مشابہت سے بچتے ہوئے عاشوراء کے دن روزہ رکھنا عمدہ اور بہترین عبادت ہے۔

رسومات محرم:

لیکن اس دن روزے کے علاوہ اور ایسے اعمال جن کا ذکر قرآن وحدیث اور سلف صالحین کے اقوال میں نہیں ان سے بچنا چاہیے مثلاً قبروں پر جا کر پانی ڈالنا، اہتمام سے پانی وشربت تقسیم کرنا اور بعض لوگ رونا دھونا کرتے ہیں کہ اس دن حضرت سیدنا امام حسین کو شہید کیا گیا یہ تمام امور وبدعات نہ تو شریعت میں موجود ہیں اور نہ ہی ان کا صدیوں تک کہیں وجود ملتا ہے بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اس دن کی حرمت اور فضیلت کی وجہ حضرت امام حسینؓ کی شہادۃ ہے تو یہ سانحہ فاجعہ مسلمانوں کی تاریخ کا بدترین واقعہ ہے لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ اس دن کی فضیلت روز اول سے مسلّم ہے باقی رہا نواسۂ رسول ﷺ کی شہادت تو یہ فضیلت اور عظمت امام حسینؓ کو حاصل ہے کہ وہ اس مبارک دن میں شہید ہوئے۔

شہادت حسین کا تاریخی پس منظر:

حضرت امام حسینؓ کی شہادت کا واقعہ بھی بڑا عجیب وغریب ہے حضرت امام حسینؓ نبی کریم ﷺ کے نواسے ہیں اور حضرت علیؓ کے فرزند ہیں حضرت امیر معاویہؓ کی وفات کے بعد تخت خلافت پر ان کا بیٹا یزید تخت نشین ہوا اور اپنی خلافت کا اعلان کر کے لوگوں کو بیعت کا حکم دیا اسی طرح حضرت امام حسینؓ سے بھی بیعت کا مطالبہ کیا چونکہ اس وقت دار الخلافہ کوفہ تھا اور کوفہ میں اہل بیت کے طرف داروں کی تعداد کافی زیادہ تھی اسی وجہ سے اہل کوفہ نے سینکڑوں خطوط لکھ کر حضرت امام حسینؓ کو کوفہ آنے کی دعوت دی اور ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

حضرت حسینؓ سے فرزدق کی ملاقات:

حضرت امام حسینؓ نے اپنے چچازاد بھائی حضرت مسلم بن عقیلؓ کو آگے بھیجا اور خود سفر کی تیاری شروع کر دی اور مکہ سے عراق کی جانب روانہ ہوئے راستے میں عرب کے مشہور شاعر فرزدق سے ملاقات ہوئی تو حضرت امام حسینؓ نے فرمایا کہ تیرے پیچھے لوگوں کا کیا حال ہے؟ فرزدق نے جواب دیا کہ ان کے دل آپ کے ساتھ ہیں اور انکی تلواریں بنو امیہ کے ساتھ ہیں اس پر حضرت امام حسینؓ نے فرمایا کہ ہمارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔

یہ فرما کر سواری کو آگے بڑھا دیا جب مقام زرود پر پہنچے تو خبر آئی کہ حضرت مسلم بن عقیلؓ کو یزید کے گورنر عبید اللہ بن زیاد نے علانیہ طور پر شہید کر دیا ہے۔

کوفہ کے لوگ کیسے بدلے؟

معزز سامعین! بہرحال اسلامی تاریخ کا یہ عظیم واقعہ ہے جس میں امت مسلمہ کیلئے عبرت کے کئی راز پنہاں ہیں جب حضرت حسینؓ کوفہ پہنچے تو کوفہ کا نقشہ بدلا ہوا تھا ان لوگوں کا نظریہ اور خیالات یکسر تبدیل ہو چکے تھے وہی لوگوں جنہوں نے حضرت حسینؓ کو کوفہ آنے کی دعوت دی تھی اور ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا اب وہی لوگ مقابلے کیلئے کھڑے تھے حضرت حسینؓ نے جب یہ حالت دیکھی تو خطوط کی بوریاں کھول کر ایک ایک خط ان لوگوں کو دکھایا اور فرمایا کہ کیا آپ نے یہ تمام خطوط نہیں لکھے تھے؟ مگر اب وہ تمام لوگ اپنے مؤقف سے ہٹ چکے تھے انہوں نے حکومت کا زور اور طاقت دیکھ لی تھی وہ دولت کے نشے میں مست تھے حضرت امام حسینؓ کی حمایت سے انکار کر کے ان کے مدمقابل کھڑے ہوگئے اور کہا کہ ہم تو یزید کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں ہم نے تو کوئی خط نہیں لکھا اور بالآخر حضرت امام حسینؓ کو شہید کر دیا اور ان کے ساتھ تمام اہل بیت جو اس معرکے میں شامل تھے اُن سے بھی بڑی بیدردی کا مظاہرہ کیا گیا۔

واقعہ کربلا سے سبق لیں:

حضرت امام حسینؓ خود تو جام شہادت نوش فرما گئے لیکن امت مسلمہ کو بڑے سبق عطا کئے مثال کے طور پر حضرت امام حسینؓ کی شہادت کا سب سے بڑا اور اہم ترین سبق یہ ہے کہ حق کی تائید ہر حال میں کرنا چاہیے خواہ مقابلے میں اپنے رشتہ دار ہوں یا غیر، طاقت ہو یا دولت، حکومت ہو یا سلطنت کسی کی بھی پرواہ

کئے بغیر حق کا ساتھ دینا اور اس راہ میں ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار رہنا خواہ وہ قربانی مال کی شکل میں ہو یا اولاد کی شکل میں دوستوں کی شکل میں ہو یا رشتہ داروں کی شکل میں حتیٰ کہ اگر اپنا سر بھی قربان کرنا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیے اور باطل کی حمایت کرنے والا اس فانی اور حقیر دنیا کے چند دن تو راحت و آرام سے گزار لے گا لیکن پھر اسکی ذلت اور رسوائی ، نفرت اور ملامت دائمی ہوگی اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی حضرت سیدنا حسینؓ کا حق کی سربلندی کا جذبہ آج بھی اسکی شخصیت اور اس کا نام بلند کئے ہوئے ہے اور جنہوں نے ظلم و بربریت کا مظاہرہ کیا آج تک انہیں لعنت و ملامت کے سوا کچھ نہیں ملا۔

اہل و عیال پر خرچ کرنے کی فضیلت :

محترم حضرات ! عاشوراء کا دن بڑا محترم اور مبارک دن ہے جیسا کہ پہلے ذکر کیا کہ اس دن روزے کی فضیلت بھی بہت زیادہ ہے اسی طرح حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ جو شخص عاشورہ کے دن اپنے اہل و عیال کو عمدہ کھانا کھلائے تو سارا سال اس کے رزق میں وسعت عطا کی جاتی ہے یعنی اس دن جو شخص اپنے بیوی ، بچوں اور گھر کے ملازم وغیرہ کو عام دن کی نسبت عمدہ اور اچھا کھانے کھلائے اللہ تعالیٰ اسکی روزی میں برکت عطا فرمائے گا لہذا اس دن گھر والوں پر کھانے میں وسعت کرنی چاہیے۔

رسم و رواج دین نہیں :

خطبہ کی آیت کا دوسرا ٹکڑا فلا تظلمو افیھن انفسکم ہے مطلب آیت مبارکہ کا یہ ہے کہ ان حرمت کے مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو ظلم نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کام نہ کرو جو دین اسلام میں نہ ہوں اللہ تعالیٰ تو عالم الغیب ہیں انہیں معلوم تھا کہ یہ لوگ اس مبارک مہینوں میں قسم قسم کی بدعات و منکرات کا ارتکاب کریں گے تو اس وجہ سے ابتداء سے ہی یہ حکم صادر فرمایا کہ خبردار کوئی فضول کام ، رسم و رواج اور ایسی حرکت نہ کرنا جو دین میں نہ ہو بعض لوگ اس عاشورا کے دن پانی تقسیم کرتے ہیں اسی طرح ان دنوں میں شادی وغیرہ سے بھی اجتناب کرتے ہیں صاف ستھرے اور نئے کپڑے وغیرہ نہیں پہنتے یہ تمام رسم و رواج اور بدعات ہیں جن کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے لہذا ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کے فتنوں اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں سے محفوظ فرما کر شہادت حسینؓ کی تعلیمات اور عاشوراء کے فضائل عطا فرمائیں آمین۔